www.KitaboSunnat.com

تاریخ و سیر

شاہ بلیغ الدین

مردِ مجاہد

حضرت طفیل بن عمرو دوسیؓ

وہ مشہور شاعر بھی تھے اور قبیلے کے سردار بھی! دونوں ہی باتیں ایسی تھیں کہ ان کا بڑا مان تھا۔ مان بھی ایسا کہ دور دور کے لوگ انہیں ہاتھوں ہاتھ لیتے اور عزت سے بٹھاتے تھے۔ یہ جنوب کے رہنے والے تھے یعنی علاقہ یمن کے۔ لیکن جب بھی مکہ جاتے اُن کی بڑی آؤ بھگت ہوتی۔ سینکڑوں میل دور سے یہ اس زمانے میں مکہ جاتے جب وہاں بتوں کی یاترا ہوتی۔ اس موقع پر قبیلے قبیلے کے لوگ دیکھنے میں آتے بھانت بھانت کی بولیاں سننے میں آتیں۔ ساتھ ہی خاصہ لین دین بھی ہو جاتا۔ کوئی بڑا آدمی ہوتا کسی قبیلے کا سردار تو اس موقع پر اس کی بڑی عزت کی جاتی۔ اُس زمانے میں چونکہ شاعروں کی کچھ زیادہ ہی عزت تھی اس لئے ایسے لوگ اور بھی زیادہ عزت کے مستحق سمجھے جاتے جو شعر کہتے اور شعر کی خوبیوں کو پرکھ سکتے تھے۔

ایک محتاط اندازے کے مطابق اسوقت ڈیڑھ سو سے کچھ زیادہ مرد اور عورتیں مسلمان ہو چکی تھیں اور اعلانِ نبوت کو چھ سال سے کچھ زیادہ ہی کا عرصہ گزر چکا تھا۔ حضرت حمزہؓ اور حضرت عمرؓ بھی ایمان لا چکے تھے۔ یہ وہ زمانہ ہے جب حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ معظمہ کی قریبی آبادیوں میں تبلیغ کے لئے اکثر تشریف لے جایا کرتے۔ خاص کر میلوں ٹھیلوں کے موقعوں پر یاتریوں سے ضرور ہی خطاب فرماتے۔ اُدھر مکہ کے مشرک بھی ہر بات پر نظر رکھتے تھے۔ جہاں حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جاتے وہاں یہ لوگ بھی پہنچ جاتے اور اپنے پروپیگنڈے کی مہم تیز سے تیز تر کر

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیتے۔ کبھی ابولہب آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پیچھے پیچھے ڈھول اڑاتا جاتا کبھی نضر بن حارث اِن یاترا پر آنے والوں کے پاس پہنچ جاتا۔ نضر حیرہ کا رہنے والا تھا۔ فارس کے علاقے میں بھی رہ چکا تھا۔ مختلف قوموں کی عبادت کے طریقے دیکھ چکا تھا۔ اس لئے کہتا کہ ــــ جب تم لوگ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں سنتے ہو تو میری بھی سنو! میں کہاں اُن سے کم ہوں۔ کبھی ایک عیسائی غلام جبر کا نام لے کر دشمنانِ دین پروپیگنڈہ کرتے کہ یہ جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے کلام کے نام سے آیتیں سناتے ہیں اور پچھلی قوموں کی تاریخ سنا کر عذاب الٰہی سے ڈراتے ہیں یہ ساری گھڑی ہوئی باتیں ہیں جو انھیں جبر بتاتا ہے! یہ پروپیگنڈہ حد سے بڑھ گیا تو وہ آیتیں نازل ہوئیں جن کا مطلب ہے ــــ "اور ہم جانتے ہیں کہ یہ لوگ کہتے ہیں کہ ایک شخص آپ کو آیات قرآنی کی تعلیم دیتا ہے لیکن جس کی جانب یہ لوگ اشارہ کرتے ہیں اُس کی زبان تو عجمی ہے اور یہ (قرآن) صاف عربی زبان میں ہے۔

اسی زمانے میں یاترا کے لئے طفیل بن عمرو دوسی مکہ پہنچے۔ وہی جن کے ساتھ ۷ھ ہجری میں حضرت ابوہریرہ اور قبیلہ دوس کے اَسّی (۸۰) آدمی ایمان لے آئے۔ اِن بزرگوں نے خیبر جاکر اسلام قبول کیا تھا کیونکہ اُس زمانے میں خیبر کی لڑائی ہو رہی تھی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وہیں ٹھہرے ہوئے تھے۔

طفیل بن عمرو مکہ پہنچے ہی تھے کہ کچھ لوگ اُن کے پاس آئے۔ آتے ہی مسافر کو پکڑا اور بولے کہ ــــ آپ کے بھلے کی بات کہتے ہیں مانیں یا نہ مانیں آپ کی مرضی! یہاں ایک صاحب نے ہم میں پھوٹ ڈال رکھی ہے۔ ہم لوگ ان سے بہت تنگ ہیں۔ اُن کی زبان میں کچھ ایسا جادو ہے اور باتوں میں ایسی تاثیر کہ اپنے کام کے لئے وہ باپ بیٹے میں بھائی بھائی میں اور ماں بیٹی میں جدائی ڈال دیتے ہیں، شوہر کو بیوی سے چھڑا دیتے ہیں۔ اُن کے گنوں کی کیا تعریف کریں۔ بس یہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سمجھ لیجیے کہ اُن سے دور رہنے میں ہی عافیت ہے۔ کانوں میں اُن کی آواز پڑی نہیں کہ خیالات بگڑے نہیں۔ آپ ہمارے معزز مہمان اور بڑے مرتبے والے آدمی ہیں اس لیئے آپ کو خبردار کر دینا ہمارا فریضہ ہے آگے آپ کی مرضی! یہ ٹولا ولید بن مغیرہ کے مشورے پر کام کر رہا تھا۔ ولید بن مغیرہ سردارانِ قریش کا سربراہ تھا اور ابوجہل کا چچا۔ دونوں چچا بھتیجے اسلام دشمنی میں اندھے ہو گئے تھے۔

طفیلؓ کو بڑا دوستانہ مشورہ دیا گیا تھا کہ نہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملیں نہ آپؐ سے بات کریں۔ وہ ان لوگوں کے کہنے میں آگئے بلکہ اس حد تک ڈر گئے کہ کہیں سے روئی لے کر جلدی سے اپنے کانوں میں ٹھونس لی کہ کوئی ایسی ویسی بات کان میں نہ پڑ جائے اور پُورا اہتمام کیا کہ نبی برحق کے سائے سے بھی بچیں۔

ہونے والی بات تو ہو کر ہی رہتی ہے۔ اللہ کا کرنا کیا ہوا کہ ایک دن کانوں میں روئی ٹھونسے حضرت طفیل بن عمرو دوسیؓ حرمِ کعبہ کی طرف سے گزر رہے تھے کہ دیکھا کہ وہی ذاتِ بابرکات جس سے ملنے سے روکا گیا تھا سامنے تھی۔ حضرت ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت خانۂ کعبہ میں نماز پڑھ رہے تھے طفیلؓ نے چوری چُھپے آپ کو دیکھا اور بار بار دیکھا۔ ان کے دل نے کہا — یہ آفتاب و ماہتاب چہرہ کسی بُرے آدمی کا ہو ہی نہیں سکتا۔ حضرت عمرؓ کے ایمان لانے کے بعد سے اب مسلمان گھاٹیوں میں چھپ کر یا گھروں میں رہ کر نماز نہ پڑھتے بلکہ اب کھلے عام عبادت کرنے لگے تھے۔ قدرت کے ڈھنگ نرالے ہوتے ہیں۔ نہ کوئی احتیاط دوسی سردار کے کام آئی نہ کانوں میں ٹھُسی ہوئی روئی۔ اس آواز کو روک سکی، جو برحق تھی۔ آتے جاتے طفیل بن عمرو دوسیؓ کے کان میں کچھ آیتیں پڑ گئیں، جن کی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تلاوت فرما رہے تھے۔ اللہ کا کلام سنتے ہی اُن کے قدم رک گئے۔ قدم کیا رُکے دل بے قابو ہو گیا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انھوں نے سوچا ـــــــ یہ بھی خوب رہی کہ میں کانوں میں روئی ٹھونسے پھر رہا ہوں حالانکہ میں خود شاعر ہوں، شعر کی خوبی کو پرکھ سکتا ہوں، اچھے برے کلام کی مجھے پہچان ہے۔ آخر میں یہ کلام کیوں نہ سنوں جسے کلامِ حق کہا جاتا ہے؟ کوئی خوبی ہو گی تو داد دوں گا۔ انصاف کا تقاضا یہی ہے ورنہ میرا کیا بگڑتا ہے بغیر کسی توجہ کے آگے بڑھ جاؤں گا۔ خوب سوچ کر انھوں نے کانوں میں سے روئی نکال پھینکی اور وہاں کھڑے دھیان سے کلام اللہ کی آیتیں سنتے رہے ـــــــ خدا کی دین ہے جس کو نصیب ہو جائے ـــــــ دوسی سردار کا دل ایسا بدلا کہ کچھ اور سننے کے لئے تڑپنے لگا۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ختم کر کے چلے تو پیچھے پیچھے طفیل بن عمرو دوسیؓ بھی چلے۔ کاشانہ نبوت پر پہنچے تو مشرکین کی ساری گفتگو سنا کر بولے ـــــــ اب آپ مجھے دینِ حق کی باتیں بتائیں! میں غور سے آپ کی ایک ایک بات سنوں گا۔ افسوس کہ میں کافروں کی باتوں میں آگیا! اللہ کے رسولؐ نے ان کی تڑپ دیکھی تو دینِ حق کی باتیں سنائیں۔ حضرت طفیلؓ سر جھکائے ادب و عقیدت سے ایک ایک بات سنتے رہے۔ باتیں ختم ہوئیں، تو بولے ـــــــ اللہ کا شکر ہے کہ میں کفر کے دام سے بچ گیا آپ کا دستِ حق پرست عطا ہو تو ایمان لے آؤں!

حضرت طفیل بن عمرو دوسیؓ ایمان لے آئے تو بولے ـــــــ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! خدا نے اپنی مہربانی سے مجھے اپنے قبیلے کا سردار بنایا ہے۔ اب اگر اجازت ہو تو میں وطن جا کر اپنے لوگوں کو اللہ کا پیغام سناؤں! سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت مرحمت فرمائی اور دعائیں دے کر رخصت کیا۔

گھر سے نکلے تو طفیل بت پرست تھے گھر پہنچے تو خدا پرست تھے۔ اپنے قلعے میں قدم رکھنے بھی نہ پائے تھے کہ باپ دوڑے دوڑے آئے۔ ہونہار بیٹا دور کے سفر سے آیا تھا۔ گلے لگانا چاہتے تھے۔ بیٹا خود بھی قدم بوسی کے لئے بے چین تھا لیکن اب

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذہن کی کیفیت کچھ بدلی ہوئی تھی۔ حضرت طفیلؓ چلا کر بولے ـــــ حضرت والا! اب آپ مجھ سے ذرا دور رہیں! باپ نے بڑی حیرت سے پوچھا ـــــ بیٹا! کیا بات ہے؟ بیٹے نے کہا ـــــ آپ کے اور میرے درمیان ایک بڑی دیوار حائل ہوگئی ہے باپ نے پوچھا ـــ وہ کون سی! بیٹے نے کہا ـــــ بت پرستی کی! میں تو مکے سے مسلمان ہوکر لوٹا ہوں! بیٹا بڑا قابل اور بڑا چہیتا بیٹا تھا۔ باپ نے دینِ حق کی کچھ باتیں سُنیں پھر سوچا ایسا اچھا بیٹا تو گمراہ نہیں ہوسکتا۔ اس لیے بے اختیار باپ نے کہا ـــ بیٹا جو دین تمہارا وہی دین میرا! باپ مسلمان ہوگئے تو حضرت طفیلؓ کو بڑی خوشی ہوئی۔ گھر میں خدا کا نور پھیلنے لگا تھا۔ اب شریکِ حیات کا نمبر تھا۔ نیک دل بی بی نے شوہر سے کہا ـــــ جو کچھ آپ نے طے کیا ہے وہ یقیناً بہتر ہوگا۔ میں بھی آج سے ایمان لے آئی!

جو کامیابی حضرت طفیلؓ کو اپنے گھر میں ہوئی وہ قبیلے میں حاصل نہ ہو سکی۔ لوگوں نے اپنا دین چھوڑنے سے انکار کر دیا۔ جب انھوں نے دیکھا کہ اُن کی آواز بے اثر ثابت ہو رہی ہے تو خدمتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں مکہ پہنچے۔ حالات عرض کیے اور التجا کی کہ ـــــ آپ میرے قبیلے کے لئے دعا فرمائیں! زبانِ رسالت سے ارشاد ہوا کہ ـــــ خداوند! دوس کو ہدایت دے اور اس پر ابرِ رحمت نازل فرما! دعا مانگ چکے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ـــــ واپس جاؤ اور نرمی اور محبت سے لوگوں کو اسلام کی طرف بلاؤ! ارشادِ ربانی ہے اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَۃِ وَالْمَوْعِظَۃِ الْحَسَنَۃِ وَجَادِلْھُمْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ ۔ مد (اے پیغمبر!) لوگوں کو نرمی اور دلآویزی سے اپنے پروردگار کے راستے کی طرف بلاؤ اور جب بحث کا موقع آئے تو اچھا طریقہ اختیار کرو۔ اب جو حضرت طفیلؓ لوٹ کر آئے تو حالات ہی کچھ اور ہوگئے۔ لوگ اسلام اور ایمان کی باتیں سننے دور دور سے کھنچے چلے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آتے اور آوازۂ حق سُن کر کلمۂ شہادت پڑھتے۔

حضرت طفیلؓ وطن میں رہتے تو مکّہ کے حالات معلوم کرنے کے لیئے سخت بے چین رہتے۔ جب معلوم ہوا کہ مشرکین کی زیادتیاں بڑھتی جا رہی ہیں اور حضورِ اکرم صلیّ اللہ علیہ وسلم کی زندگی کو خطرہ لاحق ہے تو فوراً خدمتِ نبویؐ میں پہنچے۔ دوس میں ان کا اپنا قلعہ بڑا مضبوط تھا۔ صحیح مسلم میں ہے حضرت طفیلؓ نے درخواست کی کہ ——— آپ میرے قلعے میں منتقل ہو جائیں۔ حفاظت کے سارے انتظامات میں خود کروں گا! یہ ان دِنوں کی بات ہے جب ہجرت کا حکم آنے ہی والا تھا۔ یہ شرف تو طیبہ کو حاصل ہونا تھا کہ خدا کا برگزیدہ پیغمبر ہجرت کر کے وہاں تشریف لے جائے۔ اس لئے سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے اِس دعوت کو قبول نہ فرمایا۔

حضرت طفیلؓ ہجرت کے ساتویں برس اپنا وطن چھوڑ کر ہجرت کے ارادے سے نِکلے۔ آپؓ کے ساتھ اسّی افراد اور بھی تھے۔ مدینہ پہنچے تو معلوم ہوا کہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خیبر میں ہیں۔ حضرت طفیلؓ وہاں پہنچے۔ خیبر کی لڑائی میں انہی صحابۂ کرام کو شریک رکھا گیا تھا جو صلح حُدیبیہ کے موقع پر بیعتِ رضوان میں شریک تھے لیکن حضرت طفیل بن عمرو دوسیؓ کو یہ منزلت حاصل ہوئی کہ اللہ کے رسولؐ نے تمام دوسیوں کو اسلامی لشکر میں داخل کر دیا۔ یہ سب کے سب دائیں جانب کے دستے میں متعین ہوئے۔ ابنِ سعد لکھتے ہیں خیبر کی غنیمت سے بھی انھیں حصّہ ملا۔

خیبر فتح کر کے مسلمان لوٹے تو حضرت طفیلؓ بھی اپنے ساتھیوں کے ساتھ مدینہ چلے آئے پھر حضورِ اکرم صلیّ اللہ علیہ وسلم کے جیتے جی مدینے سے باہر نہیں گئے۔

فتح مکہ کے موقع پر انھیں مجاہدِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہنے کی عزت حاصل ہوئی۔ طائف کے محاصرے میں نہ صرف یہ کہ شریک رہے بلکہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے حضرت طفیلؓ اس موقع پر یمن گئے اور اپنے ساتھ چار سو

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہادروں کی ایک جماعت لائے آئے جو ساز و سامان سے لیس تھی۔ ان کے آنے کے بعد لڑائی میں منجنیقوں اور دبابوں کو بھی استعمال کیا گیا۔ دوسی اس میں مہارت رکھتے تھے اس موقع پر اللہ کے رسولؐ نے کچھ صحابہ کرامؓ کو جرش (جُرش) روانہ کیا تھا۔ یاقوت نے لکھا ہے کہ یہ یمن میں دفاعی صنعت کا بہت بڑا مرکز تھا۔ یہاں بڑے بڑے منجنیق بنائے جاتے تھے۔ حضرت طفیلؓ کے ساتھ صحابہ کرام کو نئی جنگی تیکنیک سیکھنے کے لیے وہاں بھیجا گیا تھا۔

انساب الاشراف میں بلاذری نے لکھا ہے کہ جُرش میں تربیت حاصل کرنے والے صحابہ کرامؓ میں عروہ بن مسعود ثقفیؓ اور غیلان بن سلمہؓ کے علاوہ حضرت خالد بن سعید بن عاصؓ شامل تھے۔ وہ اپنے ساتھ ایک دبابہ بھی لے آئے تھے۔ یہ ایک محفوظ اور ہتھیار بند گاڑی ہوتی تھی۔ جس میں بیٹھ کر سپاہی دشمنوں کے قلعوں کے نیچے پہنچ جاتے تھے۔ یہ لکڑی اور چمڑے سے بنائی جاتی تھی۔

جُرش اس زمانے میں اسلامی مملکت میں شامل نہیں ہوا تھا۔ طائف فصیلوں سے گھرا ہوا اور بڑا محفوظ شہر تھا۔ مضبوط فصیلوں کو توڑنے کے لیے خاص طرح کی منجنیقیں درکار تھیں۔ اللہ کے رسولؐ نے یہ منجنیقیں منگوائیں اور صحابہؓ کے تربیت یافتہ دستے کو اس کام پر لگایا۔ اللہ تعالیٰ کا جو حکم سورہ انفال میں ہے کہ —— ہر محاذ پر پوری طیاری کے ساتھ ڈٹے رہو! اس کی تعمیل اسی طرح ہو سکتی ہے کہ ہم جہاں سے مل سکے جدید ٹیکنالوجی حاصل کریں۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ کے دور میں اسلام لاکر پھر جانے والوں کا جو فتنہ شروع ہوا اُسے دبانے میں حضرت طفیلؓ نے بڑی سرگرمی سے حصّہ لیا۔ طُلیحہ اور اَسوَد عنسی نے پیغمبری کا دعویٰ کر رکھا تھا۔ ان جھوٹے نبیوں کا قلع قمع کر کے حضرت طفیلؓ مُسیلمہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کذّاب کے خلاف صف آرا ہوئے جھوٹے نبیوں میں مسیلمہ سب سے زیادہ طاقت ور تھا اور بہت سے لوگ صرف اسلام دشمنی کی خاطر اُس کی مدد کر رہے تھے۔

سنہ ۱۱ ہجری میں یمامہ میں مسیلمہ سے جو لڑائی ہوئی اُس میں حضرت طفیلؓ شریک تھے۔ ساتھ اپنے بیٹے عمرو کو بھی لے گئے تھے۔ دونوں دین کی راہ میں بے جگری سے لڑتے رہے۔ مؤرخین کا خیال ہے اس وقت تک جتنی لڑائیاں ہوئی تھیں اُن میں یہ سب سے زیادہ سخت لڑائی تھی۔ استیعاب کی روایت ہے اسی لڑائی میں یہ مردِ مجاہد بہادری کا حق ادا کر کے اللہ کو پیارا ہُوا۔ بعض مؤرخین نے جنگِ یرموک میں ان کی شہادت لکھی ہے۔

شعر و ادب — جناب عبدالرحمٰن عاجز

صدائے حق سے بزمِ کفر میں محشر بپا کر دے

الٰہی وُہ بصیرت دیدہ و دل کو عطا کر دے،
جو شب کو روزِ روشن، آگہی کو رہنما کر دے!

مجھے کچھ اس طرح ساغر کشِ صبر و رضا کر دے،
کہ غم، ہر ناتوانی کو توانائی عطا کر دے!

رہوں محفوظ دشمن سے کروں میں دوست کی عزت
خدا دشمن سے واقف، آشنا سے آشنا کر دے

ہر اک کا دکھ مرا دکھ مرا دکھ ہو ہر اک کا سکھ مرا سکھ ہو
مجھے یارب غمِ انسانیت میں مبتلا کر دے

جب اہلِ حق پیامِ حق لیے میدان میں آجائیں
صدائے حق سے بزمِ کفر میں محشر بپا کر دے

اسے پھر دولتِ دنیا سے کچھ الفت نہیں رہتی
جسے ربِّ دو عالم دولتِ ایماں عطا کر دے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ